Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | ۲ شعبان ۱۳۹۳ھ یکم تبوک ۱۳۵۲ہش یکم ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۹۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعلق اطلاع

مختصرات

(محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے)

زیورک ۲۵ اگست (بذریعہ ڈاک) حضور ایدہ اللہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ آج سارا دن احباب جماعت حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔

رات ۷ بجے احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کی طرف سے حضور کو استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں بہت سے غیر از جماعت احباب بھی مدعو تھے۔ استقبالیہ کے بعد حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ پریس کانفرنس ۹ بجے شروع ہو کر تقریباً ۱۰½ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ جماعت کے بارے میں سوالات کے جواب دینے کے علاوہ حضور نے پاکستان کے حالیہ سیلابوں کی تفصیل سے بھی اخباری نمائندوں کو آگاہ کیا۔ اس ضمن میں سیلابوں سے متاثرہ علاقوں کی آبادکاری کے لئے امداد کی اپیل بھی کی۔

بعد ازاں حضور احباب جماعت کے درمیان تشریف فرما رہے۔ اور ان سے گفتگو فرماتے رہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور حضور کامیابی و خیر و برکت کے ساتھ بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ضروری تصحیح اور اعلان

۱۔ الفضل ۳۱ اگست صفحہ ۲ میں جامعہ احمدیہ ربوہ کے داخلہ کی تاریخیں غلط شائع ہو گئی ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۲ و ۱۳ ستمبر کو نہیں ہو رہا بلکہ ۲۴، ۲۵ ستمبر ۷۳ء کو ہو رہا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (۲) جامعہ احمدیہ حسب سابق ۵ ستمبر ۷۳ء کو موسمی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے جامعہ کے تمام طلباء لازماً مقررہ تاریخ تک پہنچ جائیں تاکہ پڑھائی میں حرج واقع نہ ہو۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بنی نوع انسان سے ہمدردی تین قسم کی ہوتی ہے اوّل جسمانی دوم مالی۔ سوم دُعا

جو شخص دُعا کے ساتھ لوگوں سے ہمدردی نہیں کرتا وہ بڑا ہی بدنصیب ہے

"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہوتی ہے اوّل جسمانی، دوم مالی تیسری قسم ہمدردی کی دُعا ہے جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے، کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جبکہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتوان مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بے کس و بے بس بے سرو سامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہو گی مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت، بلکہ جب تک انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے۔ اور اگر اس ہمدردی سے کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

میرا تو یہ مذہب ہے کہ دُعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے، جس قدر دعا وسیع ہو گی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا اور دُعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دُور ہوتا جاوے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۷۳ و ۷۴)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے

احمد نگر میں تعمیر نو کا کام

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے سیلاب کے ہنگامی کام کے بعد متاثرہ لوگوں کو طبی امداد مہیا کرنے اور ان کے سر چھپانے کے لئے تعمیر نو کا اہم کام شروع کیا ہوا ہے۔ مجلس ربوہ کے احمدی نوجوان ربوہ کے گرد و نواح میں یہ دونوں کام کرنے میں مصروف ہیں۔ ربوہ سے روزانہ وفود مختلف دیہات میں طبی امداد کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ تعمیر نو کا کام مکرم نذیر احمد صاحب ساجد مہتمم عمومی کے سپرد ہے۔ یہ کام ابتداءً احمد نگر میں شروع کیا گیا ہے جہاں بیوہ، بے بس، غریب اور نادار افراد کے مکانات کی تعمیر کو اولیت دی گئی۔ پروگرام کے مطابق فی الحال ایسے گھرانوں کے لئے ایک ایک کمرہ تعمیر کرنا مقصود تھا۔ پہلے سے لئے گئے جائزہ کے مطابق ۲۱ اگست سے ربوہ کے نوجوان مزدور اور راج دونوں کا کام بطیب خاطر سرانجام دے رہے ہیں۔ ۳۰ اگست تک تین گھرانوں کے لئے تین کمرے مکمل تعمیر کر لئے گئے اور متعدد کمروں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

ہمارے نمائندے نے یہ رپورٹ دی ہے کہ خدام خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں اور شدید گرمی اور آرام کا خیال رکھے بغیر اپنے ضرورت مند بھائیوں کی مدد میں مصروف ہیں۔ بعض دفعہ ان نوجوانوں کو رات کے وقت بھی کام جاری رکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ۲۹ اگست کو خدام کا جو گروپ دن کے وقت کام کر رہا تھا اس نے کام کی اہمیت کے پیش نظر رات بھر کام جاری رکھا ان کے اس جذبہ کو دیکھ کر احمد نگر کے بعض افراد بھی ان کے ساتھ کام میں شامل ہو گئے۔ جب صبح ہوئی تو احمد نگر کے بعض دوسرے افراد نے ان نوجوانوں سے درخواست کی آپ اب کام بند کر کے کچھ دیر آرام کر لیں۔

آئندہ اس کام کو مزید وسیع کرنے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے۔

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے کوائف

پُر معارف خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کے دو پہلوؤں کی تشریح

نائیجیریا، انگلستان، امریکہ، ماریشس، تنزانیہ اور پاکستان سے آئے ہوئے احباب جماعت سے ملاقاتیں

احباب جماعت کے نام السلام علیکم کا محبت بھرا پیغام

(از مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے)

محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی رپورٹ محررہ ۱۰-۱۱ اگست ۱۹۷۳ء میں جو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہوئی۔ تحریر فرماتے ہیں:

لنڈن ۱۰ اگست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

آج حضور نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے ہر دو پہلوؤں یعنی خلق اور ارتقائی ربوبیت کی تشریح فرماتے ہوئے۔ کسی فرد۔ یا قوم۔ یا انقلاب کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس کے مختلف ارتقائی مراحل سے گذر کر نقطۂ کمال تک پہنچنے کی ضرورت کی وضاحت فرمائی۔ اور فرمایا۔ کہ دنیوی انقلابات مثلاً سرمایہ دارانہ انقلاب یا اشتراکی انقلاب یا سوشلسٹ انقلاب میں بنیادی کمی یہ تھی کہ وہ ارتقائی ربوبیت کی منازل طے نہ کر سکے۔ یہ شرف صرف اس انقلاب کو حاصل ہوا جو ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے برپا ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کامل شریعت چودہ سو سال تک مختلف مراحل سے گذر کر مہدی معہود علیہ السلام کے زمانے میں ساری دنیا پر حاوی ہوگئی اور وہ دن دور نہیں جب بنی نوع انسان ایک امت واحدہ بن جائے گی اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم دوہری ذمہ داری ادا کریں۔ اوّلاً رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پیش فرمودہ نمونے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھائیں۔ اور پھر پاگلوں اور مجنونوں کی طرح نوع انسانی کی خدمت کے لئے میدانِ عمل میں اتر آئیں اس کے بغیر ہم اس عظیم جدوجہد میں پورا حصہ نہیں لے سکتے جو اپنے نقطۂ کمال تک پہنچنے والی ہے۔

شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ مع خدام کیو KEW گارڈنز میں جو یہاں کا مشہور باغ ہے تشریف لے گئے۔ یہ باغ اس لحاظ سے بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے کہ اس میں ہر خطۂ زمین کے پودے اُگائے گئے ہیں۔

آج رات ہمارے نائیجیرین بھائی مکرم وزیری عبدہ و نائیجیریا سے دس بجے مشن ہاؤس میں پہنچے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مخلص اور پیارے خادم کو شرفِ معانقہ و مصافحہ بخشا۔ مکرم وزیری عبدہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۷۰ء کے دورۂ مغربی افریقہ کے موقع پر حضور کی ذاتی تبلیغ سے قبولِ حق کی توفیق اور سعادت نصیب ہوئی تھی۔ مکرم وزیری صاحب اپنے ملک میں ایک سرکاری عہدۂ جلیلہ پر سرفراز ہیں۔ اور مانچسٹر یونیورسٹی کے ایم۔ اے ہیں۔ اور علم و عمل اور اخلاص میں اس تھوڑے سے عرصے میں بہتوں سے آگے نکل گئے ہیں۔ مشن کی ضروریات خصوصاً طباعت قرآن کریم کے لئے آف سیٹ پرنٹنگ مشین کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا نائیجیریا میں ایسی مشین کی ضرورت ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ کہ ایسی مشین کی وہاں ضرورت ہے۔ اور یہ بہت مفید رہے گی۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ حکومت سے مشین کو درآمد کرنے کے لئے ضروری کارروائی کی جائے۔ نیز فرمایا۔ کہ مکرم وزیری صاحب کو جو مشین لندن مشن ہاؤس میں نصب ہے۔ وہ دکھائی جائے۔

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے رخصت کے بعد سوا بارہ بجے شب وزیری صاحب نے مشن ہاؤس کا پریس دیکھا

۱۱ اگست ۱۹۷۳ء

آج بروز ہفتہ نمازوں اور کھانے کے وقفے کے علاوہ تقریباً سارا دن حضور عام ملاقاتوں میں مصروف رہے۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ ۱۲۲ احباب اور بہنوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا:

انگلستان	۱۱۵
پاکستان	۱
ماریشس	۳
تنزانیہ	ایک

یو۔ ایس۔ اے۔ سے مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ لیکن کثرتِ کار کی وجہ سے حضور تھک جاتے ہیں احباب اور بہنیں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ باقی افراد قافلہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی طرف سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کی دعائیں احباب جماعت کو پہنچا دیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نئے وعدے نہیں لینے وصولی ہی کرنی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر روانہ ہونے سے قبل جو مکتوب گرامی امراء اور مربی صاحبان کو نصرت جہاں ریزرو فنڈ سے متعلق بھجوایا تھا۔ اس میں تحریر فرمایا:۔

"اِن تین سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جن کو نیا روزگار عطا فرمایا یا ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائی اور وہ پہلے یا تو تحریک میں حصہ نہ لے سکے تھے یا موجودہ حیثیت کے مطابق حصہ نہ لیا تھا۔ ان سے زائد وصولی کر کے اپنا بجٹ بھی پورا کریں اور اسے دس فی صد زائد بھی کر دیں۔ نئے وعدے نہیں لینے وصولی ہی کرنی ہے۔"

پس اس کے مطابق اپنی جدوجہد جاری رکھیئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۳ء بمطابق ۱۲ تبوک ۱۳۵۲ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے طلبہ داخلہ لے سکتے ہیں۔ داخلہ کا کم از کم معیار میٹرک پاس ہے۔ عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے جامعہ میں داخل ہونے کی تحریک فرمائیں۔

پراسپیکٹس اور فارم داخلہ دفتر جامعہ احمدیہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ ربوہ

مورخہ ۳۱ ظہور ۱۳۵۲ ہش

ایمان اور عبادت کے دو اہم اور بنیادی پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کی پیدائش کا مقصد محض اور محض عبادت کو قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ہ (الذاریات آیت ۵۷) لیکن یہاں عبادت سے مراد محض نماز روزہ اور ذکرِ الٰہی کے دوسرے طریق نہیں ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نماز روزہ وغیرہ نیک اعمال ہر مسلمان پر فرض ہیں اور ان کی بجا آوری کے بغیر کوئی شخص بھی عند اللہ عبادت گذار شمار نہیں ہو سکتا ہر چند کہ ان کی فرضیت بدیہی طور پر مسلّم ہے تاہم عبادت اپنے اصلی مفہوم کے اعتبار سے ہرگز بھی صرف نماز روزہ اور ذکرِ الٰہی کے دیگر معروف طریقوں تک محدود نہیں ہے بلکہ جب تک نماز روزہ حج وغیرہ کے ساتھ جو حقوق اللہ کا درجہ رکھتے ہیں حقوق العباد نہ ادا کئے جائیں اس وقت تک عبادت اپنے اصل معنوں کی رو سے مکمل نہیں ہوتی

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر ایک شخص نماز بہت باقاعدگی اور التزام سے با جماعت ادا کرتا ہے، روزے بھی بڑی باقاعدگی سے رکھتا ہے راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد کی نماز بھی پڑھتا ہے اور ساری ساری رات خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گرا رہتا ہے، اسی طرح دن اور رات ذکرِ الٰہی سے اپنی زبان تر رکھتا ہے لیکن حقوق اللہ کی ادائیگی میں اتنی محنت اور مشقت کے باوجود اگر وہ حقوق العباد کی ادائیگی سے غافل ہے تو پھر وہ ہرگز بھی عند اللہ عبادت گذار شمار نہیں ہو سکتا اسی طرح اگر ایک شخص حقوق العباد کی ادائیگی میں تو بہت مستعد ہے لیکن حقوق اللہ کی ادائیگی کو چنداں ضروری نہیں سمجھتا تو ایسا شخص بھی عبادت گذار نہیں کہلا سکتا عبادت نام ہے بیک وقت اور ایک ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی کا۔ اسی لئے صوفیاء نے لکھا ہے کہ عبادت کے دو اہم جزو اور حصے ہیں ایک تعظیم لامر اللہ اور دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ جب تک یہ دونوں جزو پورے نہ ہوں عبادت کا حق ادا نہیں ہوتا اور ان دونوں اجزاء کی تکمیل کے بغیر کسی کا عابد ہونا متحقق نہیں ہو سکتا۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو احیاء و غلبہ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے عبادت کی تعریف بیان کرتے ہوئے یہی فرمایا ہے کہ در اصل حق اللہ اور حق العباد کی کما حقہ محافظت کا نام عبادت ہے جب تک ان دونوں حقوق کی پوری پوری محافظت نہ کی جائے اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت نہ دیا جائے اُس وقت تک کوئی شخص بھی فی الحقیقت عبادت گذار شمار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی۔ دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔ اصل اصول عبادت بھی یہی ہیں کہ ان دونوں حقوق کی محافظت کما حقہ کی جاوے۔ اور گناہ بھی انہیں میں کوتاہی کرنے کا نام ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۴۲)

اب چونکہ حقوق العباد کی ادائیگی، حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرح ہی عبادت کا ایک لازمی اور بنیادی حصہ ہے اس لحاظ سے شفقت علیٰ خلق اللہ یعنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک کو بجائے خود عبادت کا درجہ حاصل ہے اور اُسے نظر انداز کر کے کوئی مسلمان بھی عبادت گذار قرار نہیں پا سکتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شفقت علیٰ خلق اللہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ایک زبردست ذریعہ ہے" (ملفوظات جلد ۸ صـ۱۰۲)

حضور علیہ السلام نے تو نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر یہاں تک فرمایا ہے کہ جس میں اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جذبہ نہیں اس کا ایمان بھی ادھورا اور ناقص ہے وہ صحیح معنوں میں عند اللہ مومن شمار نہیں ہو سکتا اسی لئے فرمایا:-

"ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۹۶)

الغرض تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ ایمان اور عبادت کے دو اہم اور بنیادی اجزاء ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے بغیر نہ ایمان ہی کامل ہوتا ہے اور نہ ہی عبادت کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے آغاز یعنی سورۃ الفاتحہ میں ہی ان ہر دو امور کو ذہن نشین کرا کے ان کی اہمیت واضح فرما دی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں ایک اچھوتا نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"عبادت اور احکام الٰہی کی دو شاخیں ہیں۔ تعظیم لامر اللہ اور ہمدردی مخلوق۔ میں سوچتا تھا کہ قرآن شریف میں تو کثرت کے ساتھ اور بڑی وضاحت سے ان مراتب کو بیان کیا گیا ہے مگر سورۃ فاتحہ میں ان دونوں شقوں کو کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ میں سوچتا ہی تھا کہ فی الفور میرے دل میں یہ بات آئی کہ الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین سے ہی یہ ثابت ہوتا ہے یعنی ساری صفتیں اور تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو رب العٰلمین ہے یعنی ہر عالم میں نطفہ میں اور مضغہ وغیرہ میں سارے عالموں کا رب ہے، پھر رحمٰن ہے، پھر رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے اب اس کے بعد ایاک نعبد جو کہتا ہے تو گویا اس عبادت میں وہی ربوبیت رحمانیت، رحیمیت، مالکیت یوم الدین صفات کا پرتو انسان کو اپنے اندر لینا چاہیئے کیونکہ کمال عابد انسان کا یہی ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ میں رنگین ہو جاوے پس اس سورۃ میں یہ دونوں امر تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ بڑی وضاحت اور صفائی سے بیان ہوئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۲۸)

یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبہ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا اور اس مقصد کی تکمیل کے پیش نظر اذن الٰہی کے ماتحت آپ کے ذریعہ ایک پاک جماعت کا قیام میں آیا تو آپ نے اس جماعت کے افراد کے لئے دو بنیادی اوصاف یعنی محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا سے متصف ہونا لازمی قرار دیا اور نہ صرف لازمی قرار دیا بلکہ اپنی خداداد قوت قدسی کے ماتحت اپنے متبعین کو ان ہر دو اوصاف سے پوری طرح متصف کر دکھایا۔ چنانچہ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا عملی نمونہ پیش کرنا جماعت احمدیہ کے افراد کا ایک امتیازی نشان ہے اور وہ اول دن سے ہی قدم قدم پر اس کا عملی نمونہ پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مخلوق خدا کسی مصیبت یا آفت میں مبتلا ہو اور وہ محبت الٰہی کے فطری جوہر کے زیر اثر مخلوق خدا کو اس مصیبت یا آفت سے نجات دلانے کے لئے اپنا تن من دھن اس راہ میں قربان نہ کر دکھائیں اور خود تکلیف اٹھا کر اور اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر ان کی تکالیف کے ازالہ کے لئے مقدور بھر کوشش نہ کریں۔

یہ محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کے بنیادی اوصاف ہی کی کارفرمائی کا نتیجہ ہے کہ موجودہ ہولناک سیلاب کے دوران جماعت احمدیہ کے افراد ہر جگہ اور ہر مقام پر سیلاب زدہ اور آفت رسیدہ بھائیوں کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے میں پیش پیش ہیں اور اول دن سے ہی نہایت بے لوث خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سزا کی ضرورت، اہمیت اور افادیت کے متعلق اسلامی نظریہ

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ فجی

۲

زنا کی سزا

اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ

یعنی زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے لئے ایک لازمی شرط یہ ہے کہ زنا کے عینی شاہد چار ہوں۔ لیکن اگر چار گواہ نہیں ہوں گے تو الزام لگانے والے (قاذف) کو اور گواہوں میں سے ہر ایک کو جھوٹا قرار دیا جائے گا۔ اور ہر ایک کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔ چنانچہ قرآن میں ہے۔

والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ (النور)

یعنی جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں۔ پھر چار گواہ مہیا نہیں کرتے۔ تو ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو اسی کوڑے لگاؤ۔

ظاہر ہے کہ چار عینی شاہدوں کا مہیا کرنا آسان نہیں۔ یہ شرط شاذ ہی پوری ہو سکتی ہے۔

قرآن کریم نے کوڑے کے لئے جلدۃ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور جلدۃ جلد سے بنا ہے جس کے معنی چمڑے کے ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ کوڑا ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور نہ موت واقع ہو۔ بلکہ کوڑے کا اثر چمڑے تک ہو۔

سزا میں حکمت

بہر صورت موت کی سزا ہو یا کوڑوں کی یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ انسانی فطرت میں سزا کا خوف ضروری ہے اور یہی خوف جرائم کے ارتکاب میں روک تھام کا موجب بھی بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو حدوں کے درمیان رکھا ہے۔ ایک حد محبت اور امید و رجا کی ہے اور دوسری حد خوف و بیم کی۔ اگر سزا کا خوف انسان سے دور کر دیا جائے۔ تو وہ قانون کی حدود کو توڑے گا۔ اور قوم و ملک کے امن کو برباد کرے گا۔

جو لوگ ان سزاؤں کے خلاف رائے رکھتے ہیں اور سزا کو بے رحمی اور ظلم قرار دے کر ٹالنا چاہتے ہیں۔ وہ درحقیقت غلط اور جھوٹے قسم کے جذبات کا شکار ہیں۔ مگر دنیا کی تاریخ اور تجربہ اس بات پر گواہ ہے کہ خطرناک جرائم کی سزا بھی سخت اور عبرتناک ہونی ضروری ہے۔ ایک کو سزا دے کر ہزاروں کو بچا لیا جاتا ہے یہی امن کا طریق اور سلامتی کا راستہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سزا کے فوائد کے بارے میں فرماتا ہے:-

والذین فی القصاص حیوٰۃ یااولی الالباب لعلکم تتقون (البقرہ)

یعنی "اے عقلمندو تمہارے لئے بدلہ لینے میں زندگی کا سامان ہے تاکہ تم بچ جاؤ۔"

یہ حقیقت ہے کہ ملکی امن اور اصلاح معاشرہ کے لئے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینا ضروری ہے۔ ورنہ بدنظمی اور بربادی کا دور دورہ ہوگا۔ جب سے انسانی تمدن وجود میں آیا ہے اس وقت سے یہی نسخہ کامیاب ہوا ہے۔ اور آج بھی دنیا کے تقریباً تمام ہی ممالک میں اس پر عمل ہو رہا ہے

سوسائٹی کا وجود ایک جسم انسانی کی طرح ہے۔ اور چور، ڈاکو، زانی اور قاتل اس کا وہ حصہ ہیں جو گندہ اور زہر آلود ہو چکا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ اس پر عمل جراحی کیا جائے یا اسے کاٹ دیا جائے۔

اس ڈاکٹر کو کون ہمدرد اور عقلمند کہیگا جو ایک مریض پر رحم کر کے اس کے بیمار ہاتھ یا پاؤں کا آپریشن نہیں کرتا۔ جو ایک روز اس کے سارے جسم میں زہر پھیلا کر اس کی موت اور خاتمہ کا باعث بنے گا۔

پس اسلام ایک کامل اور پر حکمت دین ہے اور یہ بات عین حقیقت ہے کہ وہ ایسی ہی تعلیم دیتا ہے جو واقعی قابل عمل ہے اور جس پر عمل کر کے ملک اور سماج امن کا گہوارہ بن سکتے ہیں۔

ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی بن کر مبعوث ہوئے تو اس وقت عرب کے لوگ نہایت خطرناک، ظالمانہ اور بھیانک قسم کے جرائم میں مبتلا تھے۔ اور سارا ملک ظلم و ستم کی کارروائیوں اور اشتعال شنیعہ کی وجہ سے جہنم کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔ مگر آپ کی آمد سے وہاں ایک انقلاب عظیم پیدا ہوا۔ آپ نے محبت اور پیار سے قرآن کریم کے بتائے ہوئے وسائل سے کام لے کر ان کی اصلاح کی اور تھوڑے عرصہ میں عرب کی سرزمین اسلام کی تعلیم اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ سے ایک بہترین معاشرہ کی حامل بن گئی۔ آپ نے بعض کو جو واقعی اس لائق تھے۔ سخت سزائیں بھی دیں۔ اگرچہ شاذ ہی اس کی ضرورت پڑی مگر یہ چند سخت سزائیں بھی جرائم کو روکنے کا موجب بنیں۔

غرض اسلام نے ایسی کامل اور قابل عمل تعلیم پیش کی جس پر عمل کر کے ایک شاندار معاشرہ جو ہر رنگ میں مثالی تھا۔ قائم ہوا۔

اسلام کی ہدایات، نظریات اور تعلیم تو آج بھی موجود ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پر صحیح رنگ میں عمل کیا جائے۔ تا دنیا میں مثالی معاشرہ قائم ہو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسلام کا یہ مثالی معاشرہ پھر قائم ہوگا۔ وہ وقت اب آیا ہی چاہتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بانی اسی مقصد کو لے کر مبعوث ہوئے اور انشاء اللہ خدا کے فضل سے یہ مقصد پورا ہو کر رہیگا۔

٭٭٭

واقفین عارضی کے تاثرات

(محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف عارضی کی بابرکت سکیم جماعت کی تعلیمی و تربیتی بہتری میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ واقفین عارضی اپنے اخراجات پر مقررہ جگہ پہنچ کر محض خدا تعالیٰ کی خاطر تعلیم قرآن مجید کا مقدس فریضہ ادا کرتے ہیں۔ بعض مخلصین بیرون ملک بھی خدمات بجالاتے ہیں۔

مکرم ملک محمد حنیف صاحب اور مکرم ملک محمد شفیع صاحب نے ایک ہفتہ انگلستان میں اور ایک ہفتہ امریکہ میں گزارنے کے لئے وقف کیا تھا۔ ان کی رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے

ہمارا وفد ۲۰ جون ۷۳ء بوقت نماز جمعہ لندن مسجد میں پہنچا۔ جمعہ کی نماز کے بعد دوستوں سے ملاقات کی۔ مکرم نائب امام عطاء المجیب صاحب راشد سے ملاقات کر کے ان سے ہدایات حاصل کیں۔ ہمارے سپرد بچوں کی تربیت کا کام کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے صبح و شام دونوں وقت بچوں کو اہم دینی مسائل سکھائے جاتے رہے۔ لندن کی جماعت بڑی فعال اور مخلص جماعت ہے۔ الحمد للہ۔

مورخہ ۲۸ جون ۷۳ء کو ہم نیویارک پہنچے۔ مکرم شریف احمد صاحب باجوہ مبلغ انچارج سے ملاقات کی گئی۔ مشن ہاؤس میں موجود مقامی احباب سے بھی ملاقات کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص اور دیندار لوگ ہیں۔ ایک دوست مکرم محمد صادق صاحب نائب امیر نے اپنا مکان بطور مسجد وقف کیا ہے۔ اس کا افتتاح تھا اس میں شامل ہوئے اور دعا کا موقعہ ملا۔ ایک اور مخلص دوست مکرم عبد الحمید صاحب کے ہاں جا کر ان کے بچوں کو مسائل نماز، ترجمہ نماز اور قرآن مجید پڑھایا گیا۔ باقی دوستوں سے بھی رابطہ قائم کیا گیا۔

ہم پہلی بار اپنے ملک سے باہر نکلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہماری غیر معمولی مدد فرمائی۔ اور ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنا فضل و کرم فرمائے۔

احباب اپنے مخلص بھائیوں کو جو تحریک وقف عارضی میں شامل ہوتے ہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ صدر کراچی

۱، ۲ جولائی ۷۳ء کو قریباً پانچ بجے مجلس انصار اللہ حلقہ صدر کراچی کا تربیتی اجتماع شروع ہوا۔ جس کا افتتاح خود محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنی دعا اور نہایت قیمتی نصائح سے کیا۔ اس اجتماع میں حاضری خدا کے فضل سے بہت تھی۔ انصار کے علاوہ کثرت سے خدام، اطفال، نیز کافی تعداد میں مستورات نے بھی شرکت کی۔ رات کا کھانا مکرم الحاج ملک جمیل احمد صاحب نے پیش کیا۔ تہجد کی نماز مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی نے پڑھائی جس میں کافی تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ تہجد کی نماز کے بعد پھر دوسرا اجلاس شروع ہوا اس میں کئی تقاریر اور لیکچر ہوئے۔ قریباً ایک بجے بعد دوپہر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز سے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف تشریف لائے تھے اور ہماری خوش قسمتی سے مکرم ملک سیف الرحمن صاحب بھی ان کے ساتھ ہی کراچی تشریف لے آئے ان دونوں بزرگوں نے اپنی معلومات سے احباب کو مستفیض فرمایا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم ناظم صاحب ضلع کراچی نے بھی اپنی تقاریر سے احباب کے علم میں قابل قدر اضافہ کیا۔ عمدہ کارکردگی پر بعض دوستوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ خاکسار نے بحیثیت زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حلقہ صدر کراچی سب احباب کا جو اس اجتماع میں شامل ہوئے اور اجتماع کی رونق بنے۔ دلی شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ تربیتی اجتماع برخواست ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

سید سعید خاور زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ
حلقہ صدر کراچی

٭٭٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ اصلاح وارشاد مجالس انصاراللہ

قیادت اصلاح وارشاد انصاراللہ کے پروگرام کے ماتحت ہر سال ستمبر میں یہ ہفتہ منعقد کیا جاتا ہے۔ امسال سیلاب کی وجہ سے یہ پروگرام چھ دن کی بجائے صرف تین دن رکھا گیا ہے اس سال ماہ ستمبر کی ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳ تاریخ بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار۔ یہ اجلاس ہوں گے۔

جن میں حسب ذیل مضامین بیان ہوں گے۔

۱۔ قرآن مجید کی رُو سے اصلاح وارشاد کی اہمیت اور تاکید۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اہم کام "اصلاح وارشاد"

۳۔ اشاعت قرآن کریم کی ضرورت و تحریک۔

تمام مجالس انصاراللہ اس پروگرام کو کامیاب کرکے ممنون فرمائیں۔

مضامین کے متعلق مختصر نوٹس انشاءاللہ مجالس کو بھجوا دیئے جائیں گے

(قائد اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

احمدی احباب سے ایک ضروری گزارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف عارضی کی نہایت اہم سکیم اپنی افادیت اور نتائج کے لحاظ سے انتہائی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ موسمی تعطیلات میں احمدی اساتذہ اور طلباء بالخصوص بڑے شوق سے اس کار خیر میں حصہ لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس عرصہ میں باقی سارے سال سے زیادہ وفود بھجوائے جاتے ہیں۔ ان وفود کی بڑی خوشکن رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ ایسے وفود جنہوں نے ابھی تک اپنی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ بھی اپنی رپورٹیں ضرور بھجوادیں۔

موسمی تعطیلات کے بعد بھی تربیتی و تعلیمی سرگرمیاں برابر جاری رہنی ضروری ہیں۔ آج کل وقف عارضی کے فارم نسبتاً کم تعداد میں موصول ہو رہے ہیں۔ غالباً شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے یہ کمی ہو رہی ہے مگر مومن کبھی بھی مشکل یا مصیبت میں اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹاتا۔ ہم نے اپنے عمل سے ثابت کرنا ہے کہ اس ابتلاء اور آزمائش کے دور سے گزر کر ہم پہلے سے بھی زیادہ قربانیاں پیش کریں گے۔

براہ کرم آپ خود اس بابرکت سکیم میں شامل ہوں اور اپنے احباب کو بھی شامل ہونے کی تلقین فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

سالِ رواں کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان انشاءاللہ تعالیٰ ۲۳ ستمبر کو ہوگا امتحان کے لئے تینوں معیاروں کا نصاب حسب ذیل ہے:۔

معیار اوّل: یاد رکھنے کی باتیں صفحہ ۲۰ تا صفحہ ۲۶

جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ صفحہ ۱۰۱ تا صفحہ ۱۲۱

راہ ایمان صفحہ ۹۳ تا صفحہ ۱۱۴

لجنہ کا یوم تاسیس اور ابتدائی چودہ ممبرات کے نام تیسرے سیپارے کے دوسرے رکوع کا ترجمہ

معیار دوم: یاد رکھنے کی باتیں صفحہ ۱۱ تا صفحہ ۱۹

مختصر تاریخ احمدیت صفحہ ۶۰ تا صفحہ ۷۴

راہ ایمان صفحہ ۳۶ تا صفحہ ۴۷

سورہ فاتحہ کا اردو ترجمہ۔

معیار سوم: یاد رکھنے کی باتیں صفحہ ۸، ۹، ۱۰

ارکان اسلام نماز کے ضروری آداب

تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ ......

حسنات دارین کی دعا ربنا اٰتنا فی الدنیا ......

مختصر تاریخ احمدیت صفحہ ۱۰ تا صفحہ ۲۱

عہد نامہ ناصرات

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

سعیداللہ فوراً گھر آجاؤ

میرا لڑکا سعیداللہ طالب علم ملٹری کالج جہلم جو اپنا نام فواد احمد بھی بتاتا ہے ۸؍اگست ۷۳ء کو گھر سے تیار ہو کر (جہلم) کالج گیا۔ مگر بارش اور پانی کی وجہ سے اسے کئی روز دارالضیافت ربوہ میں رہنا پڑا۔ اگر کوئی دوست عزیز سعیداللہ کو گھر پہنچادیں تو ان کی بہت مہربانی ہوگی۔ علاوہ خرچ سفر مبلغ پانصد روپیہ ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ لڑکے کا حلیہ یہ ہے۔ قد پانچ فٹ تین انچ رنگ گورا جسم فربہ چہرے پر کیل زبان میں معمولی لکنت ہے۔ ہم لوگ بہت پریشان ہیں عزیز کو بالکل کچھ نہیں کہا جائے گا۔

المشتہر احسان اللہ خان ۴۷/۸ گورنمنٹ کالج نزد مرانہ سلاٹر ہاؤس ٹاؤن گوجرانوالہ

ایک لاجواب اور مجرب روزگار مرہم

سرمہ خورشید

آنکھوں کی جملہ امراض۔ خارش، پانی بہنا موتیابند، ککرے وغیرہ کے لئے لاجواب تحفہ۔

فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

دانت

نکلوا کر بھی

آرام نہیں آیا

کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے

پائیوریا کا سبب اینٹی پائیوریا سے

اور کیریز کی وجہ اینٹی کیریز سے دور ہو جاتی ہے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیو کیمک کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / رہائش ۶۰۷

دعائے مغفرت

مکرم میاں محمد حسین صاحب مہدی پوری ۲۷ جون کو چھ بجے شام قلعہ صوبا سنگھ میں تقریباً ۸۲ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے صاحب رؤیا وکشوف اور دعاگو بزرگ تھے عمر بھر فرض نمازوں کے علاوہ تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ عمر بھر جماعت احمدیہ مہدی پور کے امام الصلوٰۃ، خطیب اور سیکرٹری مال رہے۔ احمدیت کے سچے عاشق تھے اور خلافت سے دلی اُنس رکھتے تھے۔ خلافت ثانیہ کی ابتداء میں ہی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

مرحوم کا تابوت ۲۸ جون کو قلعہ صوبا سنگھ سے بذریعہ ویگن ربوہ پہنچایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر بعد نماز مغرب نماز جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر تالیف وتصنیف ربوہ نے پڑھایا بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمیداللہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے دو لڑکیاں آٹھ پوتے ۱۲ پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل وکرم سے اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشیر احمد صراف۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

حل شدہ پرچے واپس بھجوائیں

قائدین مقامی وضلع سے درخواست ہے کہ ۲۹ جولائی کو منعقد ہونے والے مرکزی امتحان کے حل شدہ پرچے فوری طور پر ربوہ واپس بھجوادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ "امروز" میں ایک غلط اور شر انگیز خط کی اشاعت

ایسے مؤقر جریدہ سے نسبتاً زیادہ ذمہ داری کی توقع تھی

بعض نہایت افسوس ناک حقائق کا انکشاف

روزنامہ امروز لاہور کے ۲۳ر اگست ۱۹۷۳ء کے شمارے میں بعض نامعلوم افراد کی طرف سے ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں ربوہ کے ڈپو ہولڈروں کے خلاف یہ شکایت کی گئی ہے کہ انہیں شہریوں میں تقسیم کرنے کے لئے چینی، آٹا، اور گھی کی جو مقدار ملتی ہے اسے وہ خورد برد کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام کی ایک بڑی اکثریت اپنے حق سے محروم رہ جاتی ہے۔ ان پر یہ الزام عاید کیا گیا ہے کہ وہ یہ اشیاء مہنگے داموں دکانداروں کے پاس فروخت کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام کو راشن شدہ اشیاء مہنگے داموں عام مارکیٹ سے خریدنا پڑتی ہیں۔

اس شکایت کے سلسلے میں ہمارے نمائندے نے جب متعلقہ منتظمین اور ڈپو ہولڈروں سے رابطہ قائم کر کے تحقیق کی تو الزام کو سراسر غلط بے بنیاد اور دور از حقیقت پایا۔ اس حقیقت کے دوران یہ دلچسپ حقیقت سامنے آئی کہ ربوہ سارے پاکستان میں وہ واحد شہر ہے جہاں عوام کو ڈپو ہولڈروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دیا جاتا بلکہ متعلقہ سرکاری محکمہ کی طرف سے کی جانے والی نگرانی کے علاوہ ہر محلے کے منتخب نمائندگان کی طرف سے بھی راشن ڈپوؤں کی کارکردگی کی نگرانی کی جاتی ہے۔

منتظمین سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ ایسے عمدہ انتظام کے باوجود "امروز" کو خط لکھنے والوں کے متعلق ان کی کیا رائے ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے علم کے مطابق ہر وہ شہری جس کو کوئی جائز شکایت ہوتی ہے۔ وہ فوراً متعلقہ نظام کی طرف رجوع کرتا ہے اور بلا استثناء اس کی شکایت کی فوراً چھان بین کر کے اس کے ازالہ کی کوشش کی جاتی ہے اس کے باوجود اگر کوئی بے بنیاد الزامات لگا کر معاملہ کو اخبارات میں اچھالتا ہے، تو اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ یا تو وہ عقل سے عاری ہے جس نے موجودہ نظام سے استفادہ کی بجائے دور کی کوڑی لانے کی کوشش کی ہے یا جان بوجھ کر شرارت کی ہے جس طرح سینکڑوں دوسرے معاندین دن رات جماعت کے خلاف شر انگیز پروپیگنڈے میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ان [illegible] کا شمار بھی انہی میں ہے

منتظمین نے ہمارے نمائندے کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ اصل سوال یہ نہیں کہ کس نے کسی اخبار کو کیا خط لکھا ہے۔ ایسی باتیں قابل اعتنا نہیں اصل سوال یہ ہے کہ آیا اہل ربوہ کو اگر کوئی تکلیف ہے اور واقعی ہے تو کیسی ہے؟ اس ضمن میں انہوں نے بعض ایسے امور کا انکشاف کیا جو بالخصوص اہل ربوہ کے علم میں لائے جانے ضروری سمجھ کر ہم انہیں ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔

چینی

چینی کا کوٹہ ربوہ کی سو فیصدی تعلیم یافتہ شہری آبادی کو صرف تین چھٹانک سر پندرہ روز کے لئے مقرر ہے اور یہ تمام کا تمام بلا استثناء راشن کارڈوں کے ذریعہ تقسیم کر دیا جاتا ہے جس کی نگرانی جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے ہر محلے کا منتخب نمائندہ خود کرتا ہے۔

اصل قابل توجہ بات یہ ہے کہ ربوہ میں تین چھٹانک فی کس کوٹہ ربوہ کی حق تلفی اور بے انصافی ہے۔ جب کہ دوسرے شہروں میں چھ چھٹانک فی کس دیا جاتا ہے اور اس حق تلفی کی ذمہ داری ربوہ کی انتظامیہ یا ڈپو ہولڈروں پر نہیں بلکہ محکمہ خوراک پر عاید ہوتی ہے۔

گھی اور آٹا

گھی اور آٹے کی تقسیم کے متعلق بھی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ اس میں بد دیانتی کا کوئی شائبہ تک بھی نہیں ہے۔ احباب کی تکلیف کی وجہ ڈپو ہولڈروں کی بد دیانتی نہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ محکمہ خوراک اور دیگر متعلقہ افسران نے ان دونوں اشیاء کا ربوہ کا کوٹہ آبادی کے تناسب سے اتنا کم مقرر کیا ہے کہ عملاً یہ ناممکن ہے کہ ہر شخص کو برابر برابر تقسیم کیا جائے۔ مثال کے طور پر ربوہ کی آبادی کے لئے فی کس آٹے کا راشن پون تولہ روزانہ ہے جو محض تمسخر ہے جبکہ چنیوٹ کے لئے انہی افسران ضلع نے ۵ چھٹانک سے اوپر فی کس روزانہ آٹا دینا ضروری سمجھا ہے۔ اسی طرح گھی کے معاملہ میں بھی ربوہ کے ساتھ سخت غیر منصفانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ سرکاری کاغذات کے مطابق ربوہ اور چنیوٹ کی آبادی کا تناسب ایک اور ۲½ کا ہے۔ لیکن چند دن پہلے تک گھی کی تقسیم میں ربوہ کا کوٹہ ۱۵ ٹین اور چنیوٹ کا ۷۰ ٹین تھا۔ ۳ دن قبل متعلقہ منتظمین نے اس تقسیم کو بھی غیر تسلی بخش سمجھتے ہوئے ربوہ کا کوٹہ کم کر کے ۱۵ سے ۱۰ ٹین اور چنیوٹ کا کوٹہ ۷۰ سے بڑھا کر ۸۰ کر دیا ہے۔

ایں چہ بوالعجبی ست

طرفہ تماشا

بات اسی پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ ضلع جھنگ کے متعلقہ افسران ان سب ناانصافیوں کے باوجود راضی نہیں ہوئے چنانچہ جو ۱۵ ٹین گھی کا کوٹہ مقرر تھا۔ اس میں بھی گذشتہ ایک ماہ سے کچھ زائد عرصہ کے ۲۰ دن کا مکمل ناغہ کر دیا گیا۔ یعنی اہل ربوہ اس تھوڑے سے عرصہ میں ۳۰۰ ٹین کی سپلائی سے محروم کئے گئے۔

یہ وہ حقائق ہیں، جو ہمارے نمائندہ کو "امروز" کے شائع شدہ خط کے سلسلہ میں جستجو کرتے ہوئے معلوم ہوئے اور ہم نے ضروری سمجھا کہ اہل ربوہ کو ان سے مطلع کر دیں تاکہ کوئی شخص بھی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔

علاوہ ازیں ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ حکومت کے ذمہ دار افراد کی نظر سے بھی یہ حقائق گزریں گے اور وہ اپنے گزشتہ رویہ پر نظر ثانی کریں گے

انصار اللہ کی خدمت میں ایک درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اپنی کوششوں کو اور اپنے عملوں کو اور اپنی محنتوں کو اور اپنی تدابیر کو اور اپنی جدوجہد کو اور مجاہدہ کو تیز سے تیز تر کر دیں۔۔۔۔ کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو ساری دنیا پر غالب ہوتا دیکھ لیں"

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس موجودہ زمانہ میں اسلام کی اشاعت کا کام ہماری جماعت کے سپرد کیا گیا ہے اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی خاطر اپنی تمام تدابیر اور کوششوں کو صرف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمود احمد صاحب قریشی لاہور چھاؤنی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم صوبیدار محمود احمد صاحب قریشی بھاگل پوری کی اہلیہ صاحبہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ ۸ر اور ۹ر اگست کی درمیانی شب کو لاہور چھاؤنی میں پچاس کی عمر میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ نے سات لڑکیاں اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑے۔ جنازہ ۹ر اگست کو ربوہ لایا گیا جہاں پر بعد نماز عصر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور بہت نیک خاتون تھیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل ربوہ زبان پر زخم آ کر خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کی جلد بحالی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت احمد کاتب الفضل)

بقیہ صفحہ اول

پڑھائیں۔ لمبے سفر کی وجہ سے حضور کو خاصی کوفت ہوئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو پوری طرح صحت و عافیت کے ساتھ رکھے آمین۔ (مرزا غلام احمد)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲